Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۲-۷۷ | بدھ ۔ ۲۲ ۔ ذوالحجہ ۱۴۱۲ھ ۔ ۲۴ ۔ احسان ۱۳۷۱ ہش ۔ ۲۴ ۔ جون ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۴۳

لمبی عمر سے کیا مراد ہے

اگر انسان خدا تعالیٰ کی فرماں برداری میں مر جائے تو جانے کہ اس نے بڑی عمر حاصل کر لی ہے کیونکہ بڑی عمر کا اصل مدعا تو یہ تھا کہ مخلوق کو فائدہ پہنچا کر اور خدا تعالیٰ کے اوامر کی اطاعت کر کے اپنے مولا کو راضی کر لے وہ اس نے حاصل کر لیا اور مرتے وقت اس کے دل میں کوئی حسرت نہیں رہی۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۹۶)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اصل میں انسان جوں جوں اپنے ایمان کو کامل کرتا ہے اور یقین میں پکا ہوتا جاتا ہے توں توں اللہ تعالیٰ اس کے واسطے خود علاج کرتا ہے۔ اس کو ضرورت نہیں رہتی کہ دوائیں تلاش کرتا پھرے۔ وہ خدا تعالیٰ کی دوائیں کھاتا ہے اور خدا تعالیٰ خود اس کا علاج کرتا ہے۔ بھلا کوئی دعویٰ سے کہہ سکتا ہے کہ فلاں دوا سے فلاں مریض ضرور ہی شفا پا جائے گا۔ ہرگز نہیں بلکہ بعض اوقات دیکھا جاتا ہے کہ دوا الٹا ہلاکت کا موجب ہو جاتی ہے۔ بعض وقت تشخیص میں غلطی ہوتی ہے۔ بعض وقت دواؤں کے اجزاء میں غلطی ہو جاتی ہے۔ غرض حتمی علاج نہیں ہو سکتا۔ ہاں خدا تعالیٰ جو علاج فرماتا ہے وہ حتمی ہوتا ہے۔ اس سے نقصان نہیں ہوتا مگر یہ بات ذرا مشکل ہے۔ کامل ایمان کو چاہتی ہے اور یقین کے پہاڑ سے پیدا ہوتی ہے۔ ایسے لوگوں کا اللہ تعالیٰ خود معالج ہوتا ہے۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۳۰)

"صبر بھی ایک عبادت ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر والوں کو وہ بدلے ملیں گے جن کا کوئی حساب نہیں ہے۔ یعنی ان پر بے حساب انعام ہوں گے۔ یہ اجر صرف صابروں کے واسطے ہے۔ دوسری عبادت کے واسطے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ نہیں ہے۔ جب ایک شخص ایک کی حمایت میں زندگی بسر کرتا ہے تو جب اُسے دُکھ پر دُکھ پہنچتا ہے تو آخر حمایت کرنے والے کو غیرت آتی ہے اور وہ دُکھ دینے والے کو تباہ کر دیتا ہے۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۳۵)

تم اس سے مانگو اور پھر مانگو اور پھر مانگو۔ جو مانگتے ہیں ان کو دیا جاتا ہے۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ دعا ہو۔ نری بک بک نہ ہو اور زبان کی لاف زنی اور چرب زبانی ہی نہ ہو۔
حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اعلان گمشدگی

محلہ دارالرحمت وسطی میں مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب کی آٹا پیسنے کی چکی کے پاس ایک نظر کی عینک جس کے ساتھ ایک چین بھی لگی ہوئی ہے آج (۲۳۔ جون) صبح گر گئی ہے اگر کسی دوست کو ملے تو دارالرحمت وسطی ہی میں خاکسار نسیم سیفی کو دے کر ممنون فرمائیں۔

خدا تعالیٰ سے غیر معمولی تبدیلی طلب کرنے والے اپنی زندگی کو خدا کی خاطر بدل دیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"بسا اوقات انسان کو اعلیٰ مراتب کی تمنا ہوتی ہے اور اس تمنا میں خود غرضی بھی داخل ہو جاتی ہے، ریاکاری بھی داخل ہو جاتی ہے۔ اور انسان چاہتا ہے کہ میں بھی نیک شمار کیا جاؤں اور دنیا کی نظر میں میرا مرتبہ بلند ہو اور مجھے مقام محمود حاصل ہو یعنی دنیا کی نگاہ میں مقام محمود حاصل ہو۔ ایسے لوگوں کو بعض دفعہ ایسے روحانی تجارب سے ملتے جلتے تجارب ہوتے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم خدا کے مقرب بن گئے ہیں حالانکہ وہ روحانی تجارب نہیں ہوتے وہ شیطانی تجارب ہوتے ہیں۔ پس ہر وہ شخص جو بلند پروازی کا خواہش مند ہے۔ جو خدا تعالیٰ کا قرب چاہتا ہے۔ اس کو یہ دعا (مجھے صدق کے ساتھ اس میں داخل فرما) بہت ہی باقاعدگی کے ساتھ اور اس کے مضامین میں ڈوب کر کرنی چاہیئے۔ ورنہ اس کا قدم قدم صدق نہیں رہے گا۔ پس (۔) (مجھے صدق کے ساتھ داخل کر) کا مطلب یہ ہے کہ اے خدا مجھے جو بھی بلند مرتبہ عطا فرما وہ سچائی کے ساتھ ہو۔ اس میں میرے دل کی نفسانی خواہشات کا کوئی دخل نہ ہو۔ اس میں میرے جھوٹ کا کوئی دخل نہ ہو۔ وہ خالصتاً سچائی کا قدم ہو۔ جو ترقیوں کی طرف اٹھنے والا ہو۔ اور تیری رضا اسے حاصل رہے۔ اور اسی طرح جب میں اس مقام سے نکال کر ایک بلند تر مقام کی طرف لے جایا جاؤں تو تب بھی میری ادنیٰ تمناؤں کا اس میں کوئی دخل نہ ہو بلکہ ارفع و اعلیٰ مقاصد کے لئے تجھ سے ہی مدد مانگتے ہوئے میں آگے بڑھنے والا بنوں۔ پس یہ دعا بہت ہی کامل، جامع اور مانع دعا ہے۔ زندگی کے مختلف مراحل پر، مختلف حالات پر چسپاں ہوتی ہے۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، روزمرہ کے سفروں کے سوا دنیا کے ہر سفر پر جو ظاہری ہو یا روحانی ہو اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ پس دنیا کے کاروبار میں جہاں انسان بعض ملازمتیں مثلاً کرتا ہے اور ترقیاں پاتا ہے۔ اس وقت بھی یہ دعا کام آ سکتی ہے ورنہ بعض لوگ ترقی پاتے ہیں اور پھر ذلت کے ساتھ نکالے جاتے ہیں تو پیشتر اس سے کہ وہ ترقی حاصل کریں۔ اگر اس دعا کو وہ اپنے حرزِ جان بنا چکے ہوں اور ہمیشہ اس دعا کی طرف ان کی توجہ رہے تو زندگی کا جو بھی مرحلہ پیش آئے گا جس میں ایک حالت دوسری حالت میں تبدیل ہوتی ہے۔ یہ دعا ان کے کام آئے گی۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ مئی ۱۹۹۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۴۔ احسان ۱۳۷۱ ہش ۲۴۔ جون ۱۹۹۲ء

ہماری طاقتیں ـــ خدا تعالیٰ کی عطا

آنکھ انسانی جسم کا کتنا لطیف حصّہ ہے اور کتنا مفید جزو۔ کہتے ہیں آنکھ ہے تو جہان ہے۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ اگر انسان دیکھ ہی نہ سکے تو یہ دنیا اس کیلئے کتنی محرومیوں کا باعث بن سکتی ہے۔ اور وہ کتنی مشکلات اور مصائب کا شکار ہو سکتا۔ یہ اور بات ہے کہ سوچ بچار اور تجربے کے ساتھ اس محرومی کے اثر کو کم تو کیا جا سکتا ہے لیکن یکسر مٹایا نہیں جا سکتا۔ اور ہمارے جسم کا یہ لطیف حصہ نازک اتنا ہے کہ جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ ریت کا ایک حقیر ذرّہ بھی اس پر اتنا اثر کر سکتا ہے کہ خدانخواستہ بینائی ہی ختم ہو جائے۔

یہ حصّہ تو خیر نازک سا ہے۔ جن حصوں کو ہم مضبوط اور طاقتور سمجھتے ہیں ان کا بھی یہی حال ہے۔ حضور اقدس ایک جگہ کسی شخص کے ذکر میں فرماتے ہیں کہ اسکے بازو پر قلم کا نب لگا اور اس حصّہ میں زہر بھر گیا اور اسی سے اسکی وفات ہو گئی۔ کہاں بازو۔ طاقت کے اظہار کا ذریعہ۔ اور کہاں ایک ہلکی اور چھوٹی سی نب۔ اور نب کے بازو پر لگنے سے موت واقع ہو گئی۔ کبھی چہرے پر ایک دانہ سا اُبھرتا ہے۔ اور انسان اسے ذرا کھرچتا ہے۔ اور یہ دانہ پیپ سے بھر جاتا ہے اور۔ نتیجہ خطرناک ہوتا ہے۔

ان سب باتوں کے باوجود عام طور پر انسان اپنے آپ کو بڑا طاقتور سمجھتا ہے۔ اور اسے یہ احساس بہت کم ہوتا ہے کہ اس کے پاس جو بھی طاقت ہے۔ اور جتنی بھی ہے۔ وہ اسکی اپنی نہیں۔ کوئی دیتا ہے تو اس کے پاس ہوتا ہے کوئی واپس لے لیتا ہے تو اس کے پاس کچھ بھی نہیں۔ اور یہ "کوئی" اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی طاقت دیتا ہے اور جتنی چاہتا ہے دیتا ہے اور جب چاہے اور جتنی چاہے واپس لے لیتا ہے۔ ہم میں سے بہت کم کا دھیان اس طرف جاتا ہے۔ ہم جا و بیجا اپنی طاقت کا اظہار کرتے ہیں۔ فخر کرتے ہیں۔ دھونس جماتے ہیں۔ دھاندلی کیلئے تیار رہتے ہیں۔ سوائے ان لوگوں کے جو خدا تعالیٰ کا عرفان رکھتے ہیں اور جو صاحبِ ایمان ہیں۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے اور اس میں بذات خود کوئی قوت اور طاقت نہیں۔ جب تک خدا تعالیٰ خود عطا نہ فرمائے"۔

ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ اس نے اپنے فضل سے ہمیں وہ طاقتیں عطا فرمائی ہیں جو ہمارے پاس ہیں۔ یہ تو فخر کی بات نہیں کہ ہمارے پاس کوئی طاقت ہے۔ یہ بات قابلِ فخر ہے کہ ان کا دینے والا خدا ہے۔

راستے میں ٹوکتے رہتے ہو تم
مجھ کو وامانده بنا ڈالو گے کیا
دین ہے مولا کی یہ ذوقِ سفر
میری طاقت ہے مرا قادر خدا

ـــــ ابوالاقبال

مجھ ایسے اور بھی ہونگے جنہیں یہ بات کھلتی ہے
ہوا پہچان کر چہروں کو، اپنا رُخ بدلتی ہے

جنوں کے معرکوں سے ہے زمانے بھر میں جولانی
خرد کے ہاتھ میں کیا ہے یہ کس شے پر مچلتی ہے

کسی کی پاسداری سے بہت بے چین رہتا ہوں
تمہاری تُرش روئی سے طبیعت کچھ سنبھلتی ہے

مرے ماحول میں شاید چراغاں کر گیا کوئی
مرے اُشکوں سے تو اِک نیم روشن جوت جلتی ہے

مَیں اپنا حال بتلاؤں تو شاید تم نہ سمجھو گے
طبیعت تو کبھی گرتی ہے اور گر کر سنبھلتی ہے

کسی کی آنکھ سے پلتے ہیں رنگ و بُو گلستاں میں
کسی کی آنکھ شاخوں پر بھی پھولوں کو مسلتی ہے

ترے جور و ستم سے تو مرے سینے میں ٹھنڈک ہے
ترے سینے پہ تو میری وفا بھی مُونگ دلتی ہے

سمندر پار دینا ہے کوئی پیغام تو دے دو
پہنچ جائے گی جو لندن ہوا ایسی بھی چلتی ہے

نسیم ان کے رُخِ انور پہ کیوں کوئی شکن آئے
بدل جائے زمانے کی اگر قسمت بدلتی ہے

نسیم سیفی

اللہ تعالیٰ کے رحم کیلئے اپنے اوپر ہزاروں موتیں وارد کرو

حضرت اقدس بانی سلسلہ فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ۔۔۔۔ کیا بس اتنی بات سے کہ لوگ زبان سے اتنا کہہ دیں کہ ہم ایمان لائے خدا راضی ہو جاتا ہے اور حال یہ کہ ابھی ان کے اس قول کا امتحان نہیں کیا گیا کہ آیا وہ حقیقتاً (صاحب ایمان) ہیں بھی یا کہ نہیں اور ان کے اس قول کا صدق و کذب ظاہر نہیں ہوا۔ پس سچی اور پکی بات یہی ہے کہ انسان اوّل صدق، اخلاص اور گدازش اختیار کرے اپنے اوپر ہزاروں موتیں وارد کرے۔ جب جا کر اللہ تعالیٰ رحم کرتا ہے"۔

(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۶-۲۰۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عربی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

نَدْعُوْہُ فِیْ وَقْتِ الْکُرُوْبِ تَضَرُّعًا
نَرْضٰی بِہٖ فِیْ شِدَّۃٍ وَّ رَخَاءٖ

بے قراری کے وقت ہم اسے عاجزی سے پکارتے ہیں اور سختی اور نرمی میں اسی پہ خوش ہیں۔

ھَوْجَاءُ اُلْفَتِہٖ أَثَارَتْ جُرَّتِیْ
نَفَدٰی جَنَانِیْ صَوْلَۃَ الْھَوْجَاءِ

اس کی الفت کے بگولے نے میری خاک اڑا دی۔ پس میرا دل اس بگولے پر فدا ہو گیا۔

اَعْطٰی فَمَا بَقِیَتْ اَمَانِیْ بَعْدَہٗ
غَمَرَتْ اَیَادِی الْفَیْضِ وَجْہَ رَجَائِیْ

اس نے مجھے اتنا دیا کہ اس کے بعد کوئی آرزو باقی نہ رہی۔ اس کے فیض اور احسانات کی کثرت میری امید کی انتہائی بلندی پر بھی چھا گئی۔

اِنَّا غُمِسْنَا مِنْ عِنَایَۃِ رَبِّنَا
فِی النُّوْرِ بَعْدَ تَمَزُّقِ الْاَھْوَاءِ

ہوا و حرص کے پارہ پارہ ہو جانے کے بعد ہم اپنے رب کی عنایت سے نور میں غوطہ زن کئے گئے ہیں۔

اس میں کیا شک ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی طرف چلے تو وہ اس کی طرف دوڑ کر آتا ہے۔ اگرچہ انسان جو کچھ کرتا ہے وہ بھی اس کے فضل سے ممکن ہوتا ہے لیکن یہ بات بھی انتہائی طور پر قابل اعتناء ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک حد تک بااختیار بنانے کے بعد ہم سے یہ امید رکھی ہے کہ ہم اس کی طرف جھکیں۔ اس کی طرف جھکنا ہمارا فعل ہے اور اس کا ہماری طرف دوڑ کر آنا اس کی انتہائی محبت کا نتیجہ۔ حضور فرماتے ہیں کہ ہم عاجزی سے خدا کو پکارتے ہیں اور صرف اچھے اور بہتر حالات ہی میں اس کا نام نہیں لیتے بلکہ اس کی طرف سے سختی آئے یا نرمی ہم اس کی طرف جھکے رہتے ہیں۔ ہم ہر حال میں عاجزی سے اسے مخاطب کرتے ہیں۔ اور ایسا کرنے کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ اس کی محبت آہستہ آہستہ چلنے والی ہوا کی طرح نہیں بلکہ ایک بگولے کی شدت کے ساتھ ہماری طرف آتی ہے یعنی اگر ہم اس کی طرف چل کر جائیں تو وہ دوڑ کر ہماری طرف آتا ہے۔ ہم جب محبت سے اس کا ذکر کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ایک بگولے کی شدت کے ساتھ ہماری طرف آتا ہے۔ اور اس کی یہ محبت ہمیں روحانی طور پر مجبور کر دیتی ہے کہ ہم اپنے دل کو اس پر فدا کر دیں جب انسان خدا کو پا لیتا ہے تو خدا تعالیٰ کون و مکان کی ہر چیز اس کے کھاتے میں لکھ دیتا ہے۔ اور اسے اتنا دیتا ہے کہ اس کے بعد اسے کسی مزید چیز کی طرف تمنا باقی نہیں رہتی حقیقت یہ ہے کہ جب دینے والا خدا ہو اور خدا انتہائی محبت کرتے ہوئے انسان کو اتنا دیتا ہے کہ اس کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ اگر تم خدا تعالیٰ کے احسانات کو گننے لگو تو گن نہیں سکتے۔ ہر لمحہ اور ہر لحظہ اس کا ہم پر احسان ہے۔ اور اس کے یہ احسانات ہماری امیدوں سے بہت آگے نکل جاتے ہیں۔ اسی لئے حضور فرماتے ہیں کہ اس کے فیض اور احسانات کی فہرست میری امید کی انتہائی بلندی پر بھی چھا گئی۔ اور جب انسان کو سب کچھ مل جائے یا جب انسان یہ سمجھے کہ سب کچھ اس کا ہو گیا ہے تو اس کے بعد اس کو کس چیز کی خواہش ہو سکتی ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ یہی ہماری زندگی ہے۔ ہماری ہوا و ہوس ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی ہے۔ اب ہمیں کسی چیز کی ہوا و ہوس نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اتنا دیا ہے کہ ہم اور کچھ مانگنے کی آرزو نہیں رکھتے۔ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف ہمیں سب کچھ دیا ہے بلکہ ایسے لگتا ہے کہ اس نے اپنے نور میں ہمیں ڈبو لیا ہے۔ ہمارے چاروں طرف اس کا نور ہی نور ہے۔ جس طرح انسان پانی میں غوطہ زن ہوتا ہے تو اس کے چاروں طرف پانی ہی پانی ہوتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ہم سے یہ سلوک ہے کہ ہم اس کے نور میں غوطہ زن ہو گئے ہیں اور ہمارے ارد گرد اس کی عنایات ہی عنایات پھیلی ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان باتوں سے متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں یہ بھی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اسی کو پکاریں اور اسی کے ہو کر رہیں۔ اور وہ ہماری اس ذرا سی محبت کو دیکھ کر ہماری طرف دوڑتا ہوا آئے اور ہمیں اپنے نور میں اس طرح ڈبو لے کہ ہمارے ارد گرد اس کی عنایات ہی عنایات ہوں۔ حضور کے یہ اشعار ہماری توجہ اس بات کی طرف مبذول کرواتے ہیں کہ اگر انسان ہر حال میں خدا ہی کا ہو کر رہے تو خدا تعالیٰ اس کے ساتھ ایسی محبت کرتا ہے کہ جو انسان کی امیدوں سے بہت بڑھ کر ہوتی ہے۔ اسے اتنا دیتا ہے کہ اس کے بعد انسان کو کسی چیز کی خواہش باقی نہیں رہتی۔ اور اسے وہ اپنے اندر اتنا جذب کر لیتا ہے کہ اس کے گرد اس کی عنایات ہی عنایات ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان باتوں سے حقیقی طور پر متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے (اے خدا تو ایسا ہی کر)

ارشادات سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔

تلقین عمل

میں نے گذشتہ تحریک کے اعلان کے موقع پر خدام الاحمدیہ کو توجہ دلائی تھی کہ خصوصیت کے ساتھ دفتر دوم تحریک جدید کی طرف توجہ کریں۔ ...

خدام الاحمدیہ کو میں دوبارہ اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ ان کا فرض ہے کہ اس سال وہ کوشش کریں کہ کوئی نوجوان ایسا نہ رہے جس نے تحریک جدید دفتر دوم میں حصہ نہ لیا ہو۔ ہر جگہ کے خدام الاحمدیہ ہر فرد کے پاس جائیں اور تسلی کر لیں کہ ایک نوجوان بھی ایسا نہیں رہا جس کا تحریک جدید دفتر اول میں حصہ نہیں تھا اور تحریک جدید دفتر دوم میں بھی اس نے حصہ نہیں لیا۔ اسی طرح جیسا کہ مجھے معلوم ہوا ہے ہر جگہ خدام الاحمدیہ قائم نہیں۔ میں جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ جلد سے جلد اپنی جگہوں پر مجلس خدام الاحمدیہ قائم کریں اور کوئی جگہ ایسی نہ رہے جہاں جماعت احمدیہ موجود ہو اور خدام الاحمدیہ قائم نہ ہو۔ نوجوانوں میں کام کی جو تحریک کی جائے وہ جلد اور بسہولت ترقی کرے یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اس کے لئے وہ خود ہی ہر قسم کے رستے کھولے گا۔

اس کے بعد میں آپ لوگوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں۔ اخبارات پڑھنے والے جانتے ہیں اور جن جماعتوں میں میں گیا ہوں وہ بھی جانتے ہیں کہ میں اڑھائی ماہ سے شدید کھانسی میں مبتلا ہوں اور میرا گلہ بیٹھا ہوا ہے۔ یہاں آکر کچھ آرام آگیا تھا۔ لیکن خطبہ سے دوبارہ تکلیف شروع ہو گئی ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ یہاں گرد اڑتی ہے اور گرد کھانسی کے لئے مہلک ہوتی ہے۔ اس لئے باوجود اس خواہش کے کہ میں اکثر وقت یہاں گزاروں میں ایسا نہیں کر سکوں گا۔ نائب صدر میری جگہ یہ کام کریں گے۔ سوائے ان وقتوں کے جن میں یہاں ٹھہرنے کا فیصلہ کر دوں۔ یا میری صحت مجھے ٹھہرنے کی اجازت دے۔ اس لئے میں خدام کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ جب وہ کوئی اور کام نہ کر رہے ہوں اور وہ مجھے دیکھیں تو وہ اپنی آنکھیں اس طرح بند کر لیں کہ گویا انہوں نے مجھے دیکھا ہی نہیں۔ اگر وہ مجھے دیکھ کر میری طرف بھاگیں گے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ گرد اڑے گی اور میں بیمار ہو جاؤں گا اور آئندہ اجتماع میں شریک نہ ہو سکوں گا۔ سوائے دو تین اشخاص کے جو میرے ساتھ آنے اور جانے کیلئے مقرر ہیں دوسرے خدام کو میرے

باقی صفحہ ۷ پر

کیا آپ گھر میں داخل ہوتے وقت یا گھر سے باہر جاتے وقت اپنے گھر والوں کو سلامتی کا پیغام دیتے ہیں۔ ضرور دینا چاہیئے۔

کیا جب آپ کسی گھر کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں اور اندر سے آواز آتی ہے کون ہے تو آپ جواب میں کھولو کہتے ہیں یا اپنا نام بتاتے ہیں۔ اپنا نام بتانا چاہیئے۔

کیا آپ اپنے بچے کی اس بات پر حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ وہ سکول کی دلچسپیاں آپ کے سامنے بیان کرے۔ ضرور حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔

کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے بچے کے دوست کون ہیں اور اخلاقی لحاظ سے وہ کیسے ہیں۔ یہ بات آپ کو ضرور معلوم ہونی چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون۔سین

مصر کا جہاد گروپ

مصر میں جہاد گروپ نے ۱۹۸۱ء میں انور سادات صدر مملکت کو ہلاک کر دیا تھا۔ اب گذشتہ روز ایک مصری مصنف مراغ فوڈا جب اپنے دفتر سے نکل کر کار میں بیٹھ رہے تھے اور یہ قاہرہ کا مصر سٹی کا علاقہ ہے۔ دو افراد نے بے تحاشا ان پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ انہیں ہسپتال لے جایا گیا لیکن زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے وہ بچ نہ سکے۔ گولیاں ان کے جگر میں گردوں میں اور معدے میں لگی تھیں۔ ڈاکٹروں نے آٹھ گھنٹوں تک ان کی جان بچانے کی کوشش کی۔ لیکن وہ کامیاب نہ ہوئے۔

یہ دو افراد گولیوں کی بوچھاڑ کرنے کے بعد بھاگ گئے لیکن فوڈا کے ڈرائیور اور پولیس نے مل کر ان میں سے ایک کو حراست میں لے لیا اس شخص کا نام عبدالشافی احمد رمضان ہے اور یہ قاہرہ کے ضلع الزاویۃ الحمرا کا رہنے والا ہے۔ وزارت داخلہ نے کہا ہے کہ یہ شخص مسلم "بنیاد پرست" کا ایک فرد ہے۔ اس نے اس بات کا اقرار کر لیا ہے کہ وہ جہاد گروپ سے تعلق رکھتا ہے۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے اس گروپ نے صدر انور سادات کو ۱۹۸۱ء میں ایک ملٹری پریڈ کے دوران ہلاک کر دیا تھا۔ اس گروپ کا خیال تھا کہ انور سادات صحیح طور پر اسلامی نظام کو قائم کرنے سے گریز کر رہے ہیں اور خود بھی کوئی اچھے مسلمان نہیں۔ اس لئے انہیں ایک پریڈ کے موقع پر ایک گاڑی نے ان کے سامنے سے گذرتے ہوئے انہیں گولیوں کی بوچھاڑ سے ہلاک کر دیا تھا۔

پانی ——— دو سو سال بعد

گذشتہ روز زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے وائس چانسلر پروفیسر محمد رفیق خان نے کہا کہ دو سو سال کے بعد پانی کی عالمی مقدار اتنی کم ہو جائے گی کہ اکثر ملک ایک دوسرے سے اس کے حصول کے لئے جھگڑا کریں گے۔ آپ ایک جدید لیبارٹری کا افتتاح کر رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ ان ایام میں پانی تیل سے بھی زیادہ مہنگا ہو جائے گا۔ اور ساری دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں بہت بڑی بڑی رقوم خرچ کر کے پانی کے ذرائع کو آگے بڑھانے کی کوشش کریں گی۔ ویسے بھی پانی ہر جگہ موجود نہیں ہو گا۔ اور جہاں موجود ہو گا وہاں خاصی محنت کے ساتھ اس میں اضافہ کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ وہ لوگ جو ایسے علاقوں میں رہتے ہونگے جہاں پانی کی فراوانی ہو گی وہ دنیا کے امیر ترین لوگ سمجھے جائیں گے اور پانی فراہم کرنے کی صورت میں انہیں خاصی بڑی بڑی رقوم ادا کی جائیں گی۔

آپ نے زرعی یونیورسٹی کے محققین کے کام کو سراہا اور کہا کہ اس میدان میں کہا جاتا ہے کہ انہوں نے معجزے کر دکھائے ہیں۔ اپنے مقالے میں انہوں نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ ہماری زمین کو متعدد بیماریاں لاحق ہو چکی ہیں وہ انسانی ذرائع سے جانوروں سے درختوں سے اور جھاڑیوں سے اسے لگتی ہیں۔ اگرچہ ان بیماریوں کا علاج جدید طریقوں پر کیا جا رہا ہے۔ لیکن سائنسدانوں کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی تحقیق کے نتائج لوگوں کے سامنے پیش کریں۔ جہاں تک پانی پر تحقیق کا سوال ہے زرعی یونیورسٹی نے یہ کوشش کی ہے کہ اس سلسلے میں سب کا تعاون حاصل کرے۔ اور چونکہ یہاں خاصی اہمیت کا کام ہو رہا ہے۔ اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ پاکستان دوسروں سے بہت بہتر حالت میں ہو گا۔

بچوں کی چوٹی کانفرنس

گذشتہ دنوں اقوام متحدہ کے زیر اہتمام برازیل میں زمین بچاؤ کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ اس کے مقابلے پر فلپائن نے اپنے ثقافتی مرکز میں ایک اور بچوں کی زمین بچاؤ چوٹی کانفرنس کا انعقاد کیا۔ بچوں کی چوٹی کانفرنس دس تاریخ کو منعقد کی گئی۔ انکی کانفرنس میں گیت گائے گئے۔ رقص کیا گیا اور ایک ریزولیوشن منظور کیا گیا۔ جو بعد میں اقوام متحدہ کی طرف سے منعقد کی جانے والی چوٹی کانفرنس ریو ڈی جینرو میں فیکس کے ذریعے ارسال کیا گیا۔ بچوں نے اس ڈیکلریشن میں عہد کیا ہے کہ وہ اس بات پر نظر رکھیں گے کہ جو تجاویز بڑوں کی کانفرنس میں منظور کی گئی ہیں ان پر کتنا اور کس طرح عمل ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ زمین بچاؤ کانفرنس کا زیادہ تر خیال ہی اس لئے آیا کہ ماحولیات کے برے اثرات سے سب سے زیادہ بچے ہی متاثر ہوتے ہیں اور جو بچے آج سے دس پندرہ سال تک متاثر ہوتے چلے جائیں گے ان کے مستقبل کے متعلق یقین کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ آج ہی سے یہ بات شروع کرنی چاہیئے کہ ماحولیات کو صاف رکھا جائے اور اس طرح زمین کو بچاتے ہوئے بچوں کو بھی آلودگی سے محفوظ رکھا جائے۔

بھارت ——— جوہری اسلحہ

بھارت کے وزیر اعظم نرسیما راؤ کی عمر ۷۰ سال ہے۔ انہوں نے امریکہ کی اس تجویز کو مسترد کر دیا ہے کہ جنوبی ایشیا میں جوہری توانائی کے پھیلاؤ کے خلاف کوئی معاہدہ کیا جائے۔ انہوں نے کہا ہے کہ سوال یہ نہیں ہے کہ بھارت یا کوئی اور ملک اب جوہری توانائی کی اہلیت حاصل کرے گا اور اسلحہ تیار کر لے گا۔ سوال یہ ہے کہ اس قسم کے ہزاروں اسلحہ جو پہلے بنائے جا چکے ہیں اور جنہیں سٹور کیا ہوا ہے وہ بھی ایک ملک سے دوسرے ملک آسانی سے جا سکتے ہیں۔ اور خطرہ اس بات کا ہے کہ اس طرح یہ اسلحہ ایک ملک سے دوسرے ملک میں جا کر دنیا میں تباہی پھیلانے کا سامان بن سکتا ہے۔ یہ ہے اصل بات جس کی پریشانی امریکہ کو لاحق ہونی چاہیئے اور یہی وجہ ہے کہ علاقائی معاہدے کسی کام نہیں آ سکتے۔ انہیں اپنے اسلحہ کی فکر ہونی چاہیئے۔ نہ کہ ہمارے اسلحہ کی۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اگر بھارت یا کوئی اور ملک ایسا اسلحہ بنا بھی لے تو کیا ان کے اسلحہ کی مقدار وہی ہو سکتی ہے جو امریکہ کے پاس ہے

نرسیما راؤ نے کہا کہ ہم نہیں سمجھتے کہ ٹکڑیوں میں یہ معاہدے کس کام آ سکتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر کوئی ایسی کانفرنس بلائی جائے جس میں بھارت پاکستان امریکہ روس چین شامل ہوں اور جنوبی ایشیا میں اسلحہ کے روکنے کے سلسلے میں ایجنڈے پر غور کیا جائے تو یہ کانفرنس کسی صورت بھی مفید ثابت نہیں ہو سکتی کیونکہ ہم اس کانفرنس میں اپنی پوزیشن واضح کرنے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکیں گے۔

برف ——— نیا تجربہ

پانی میں تیرنے والی برف کتنا بوجھ اٹھا سکتی ہے۔ غالباً اس کا یہی جواب ہو سکتا ہے کہ جتنا بڑا برف کا تودہ ہو گا اتنا ہی زیادہ بوجھ اٹھانے کے وہ قابل سمجھا جائے گا۔ گذشتہ دنوں امریکہ کے بعض سائنسدانوں اور روس کے سائنسدانوں نے مل کر برف کے تودوں پر بیٹھ کر پانی میں سفر کرنے کا تجربہ کیا ہے۔ انہوں نے ویڈل میں چار سو میل تک یہ سفر کیا۔ ویڈل پہلا برفی سٹیشن ہے جہاں پر ایسے کاموں کے لئے تمام ضروریات مہیا کی گئی ہیں اور سٹاف بھی موجود ہے۔ یہاں سے جنوبی سمندر میں سفر کیا جاتا ہے۔ ان لوگوں کے ساتھ کولمبیا کی یونیورسٹی کے آرنلڈ گورڈن نے ہر قسم کا تعاون کیا۔ اس سفر کا مقصد یہ تھا کہ فضا پر تجربہ کیا جائے اور برف کے متعلق جن باتوں کا پہلے کوئی علم نہیں تھا انہیں بھی معلوم کیا جائے اور یہ بھی پتہ کیا جائے کہ اس طرح برف کے تودے زمین کی آب و ہوا پر کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں ویڈل سمندر اس لئے ان باتوں کے لئے زیادہ مناسب ہے کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں پانی ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور پھر ٹھنڈک برف کی صورت میں تبدیل ہو کر نیچے چلا جاتا ہے۔

اسرائیل میں مظاہرے

گذشتہ دنوں ایک اسرائیلی لڑکی جو کسی سکول کی طالب علم تھی۔ فلسطینیوں کے ہاتھوں ماری گئی تھی۔ اس حادثہ کے نتیجے میں فوج نے غازہ سے آکر اسرائیل میں کام کرنے والے کئی ہزار مزدوروں پر پابندیاں عائد کر دی۔ ان پابندیوں کے خلاف تقریباً دو ہزار افراد نے مظاہرہ کیا۔ یہ دو ہزار افراد کی تعداد ریڈیو اسرائیل نے دی ہے۔ لیکن اس کا امکان ہے کہ اس سے بہت زیادہ لوگ مظاہروں کے لئے باہر نکل آئے ہوں۔ چنانچہ ان مظاہروں کے دوران فلسطینیوں نے اسرائیلیوں پر پتھر پھینکے اور اسرائیل نے ہیلی کاپٹر کے ذریعے کام کرنے والے فلسطینی مزدوروں پر روٹی پھینکی۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ روٹی اس لئے پھینکی گئی تھی۔ تاکہ وہ لوگ جو پتھراؤ کر رہے ہیں انہیں اس فعل سے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر طارق احمد

شیرِ مادر ـــ چند دلچسپ حقائق

اللہ تعالیٰ نے انسان کو احسنِ تقویم بنا کر پیدا فرمایا اور اس کی روحانی اور جسمانی نشوونما اور بقار کے لئے حیرت انگیز مختلف قسم کے مکمل اور خود کار نظاموں سے متصف کیا ہے۔

پیدائش سے قبل رحم مادر میں بچے کی افزائش کے لئے ایک انتہائی مناسب ماحول اور مکمل نظام کا مہیا کئے جانا اور پیدائش کے بعد ماں ہی کے دودھ کے ذریعے اسکی روز افزوں نشوونما کی روزانہ کی ضروریات کو پورا کرنے کا انتظام خدا کا ایک عظیم تحفہ ہے۔

ماں کا دودھ بچے کے لئے ایک مکمل ترین غذا ہے جسمیں تمام غذائی اجزاء موزوں ترین تناسب سے موجود ہوتے ہیں۔ اور ان کا نعم البدل اور کوئی دودھ نہیں ہوسکتا۔ ماں کے دودھ کیمتعلق بعض ایسے دلچسپ حقائق بھی معلوم ہو چکے ہیں۔ جن سے ایک عام قاری شاید واقف نہ ہو۔ اس مضمون کا مقصد انہی معلومات کو قارئین تک پہنچانا ہے۔

نوزائیدہ بچے کا جسم انتہائی نازک ہوتا ہے۔ درجہ حرارت میں کمی بیشی بھی اسکو بری طرح متاثر کر دیتی ہے۔ اسلئے کہ بچے کے جسم کا درجہ حرارت کنٹرول کرنیوالا نظام (THERMO-REGULATION.) ابھی پوری طرح مکمل نہیں ہوا ہوتا۔ ایک طویل عرصہ کے مشاہدات کے بعد مغربی ماہرین اس حقیقت سے آگاہ ہوئے ہیں کہ ڈبے کا دودھ پینے والے بچوں کی ایک تعداد دودھ کا درجۂ حرارت کم یا زیادہ ہونیکی وجہ سے نہ صرف مختلف بیماریوں کا شکار ہو جاتی ہے۔ بلکہ کئی مرتبہ صرف اس وجہ سے بچے اچانک موت کا شکار بھی ہو جاتے ہیں جبکہ ماں کے دودھ کا درجۂ حرارت بعینہٖ وہی ہوتا ہے۔ جسکی بچے کو ضرورت ہوتی ہے۔

دوسری اہم بات ماں کے دودھ میں قدرتی ویکسینوں (VACCINES) کا موجود ہونا ہے۔ جراثیم، وائرس اور الرجی پیدا کرنے والے مادوں کے خلاف بچے کے جسم میں دافع سمیاتی مادے تیار ہونے میں کچھ دیر لگتی ہے۔ اس درمیانی مدت کے لئے ماں کے دودھ میں پائی جانے والی وہ اہم VACCINES امیونو گلوبیولین (جنہیں مختصراً آئی۔ جی۔ اے اور آئی۔ جی۔ جی۔ کہا جاتا ہے۔ بچے کو مدافعاتی ہتھیار مہیا کرتی ہیں۔ گویا ماں کا دودھ ایک قسم کے "حفاظتی ٹیکہ" کا کام کرتا ہے جو یرقان اور دیگر بیماریوں سے بچے کو بچائے رکھتا ہے ڈبے کے دودھ خواہ کتنے ہی اعلیٰ فارمولے پہ کیوں نہ بنائے گئے ہوں اس خاصیت سے کلیتہً عاری ہوتے ہیں۔

اسی طرح تحقیق کرنے پر ماں کے دودھ میں پائے جانیوالے ایک ایسے ننھے جرثومے کا پتہ چلایا گیا ہے جو بچے کے معدے اور انتڑیوں میں پہنچ کر بچے کے دودھ کو ہضم کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اس مفید جرثومے کو LACTOBACILLUS (لیکٹو بے سلس) کا نام دیا گیا ہے۔ اس کے برعکس بوتل سے دودھ پینے والے بچوں کے معدہ اور انتڑیوں پر اِی۔ کولائی (E.COLI) قسم کے "شیطان" جراثیم قبضہ کر لیتے ہیں اور بچے کو اکثر الٹیاں، دست مروڑ وغیرہ کی شکایت رہتی ہے۔ یہ جرثومے دودھ کو بھی ہضم ہونے میں کوئی مدد نہیں دیتے اور بچہ کمزور اور چڑچڑا رہنے لگتا ہے۔

اکثر والدین یہ سمجھتے ہیں کہ وہ چونکہ فیڈر وغیرہ کو ابال لیتے ہیں۔ اسلئے وہ جراثیم سے پاک ہو جاتے ہیں۔ لیکن راقم الحروف کا مشاہدہ ہے کہ پڑھے لکھے "ماڈرن" والدین بھی دودھ تیار کرتے وقت بوتل کی نپل وغیرہ کو ہاتھ لگا دیتے ہیں۔ اور ان ہاتھوں سے جراثیم نپل کے سوراخ میں منتقل ہو کر بچے کے پیٹ میں جا پہنچتے ہیں۔ یہ بھی واضح رہے کہ بعض جراثیم ابالنے پر بھی نہیں مرتے۔ اس لئے یہ ہرگز نہ سمجھا جائے کہ فیڈر یا نپل جراثیم سے پاک ہوتی ہے۔

ایک اور اہم بات بچے کو صرف چوسنے پر دودھ کا فراہم ہونا ہے۔ بوتل کی نپل کے سوراخ عام طور پر کچھ عرصے بعد کھلے ہو جاتے ہیں۔ یا مائیں انہیں خود ہی کھلا کر دیتی ہیں اور دودھ ان سے لگاتار زیادہ مقدار میں بچے کے حلق میں گرتا رہتا ہے۔

چونکہ بچے نے چوسنے کے درمیان سانس بھی لینا ہوتا ہے۔ اس لئے بوتل کے کھلے سوراخ سے لگاتار ٹپکتا ہوا دودھ بچے کی سانس کی نالیوں میں داخل ہو جاتا ہے۔ ایسے میں اس کے نرخرے اور سینے سے خرخر کی آوازیں آنے لگتی ہیں۔ جنہیں گلے اور پھیپھڑوں کے امراض کی آمد کا بگل سمجھنا چاہیئے۔

اسی طرح دودھ کی یہ اضافی مقدار گلے سے اندرونی کان کی طرف جانے والی باریک سی نالی EUSTACHIAN TUBE میں بھی داخل ہو جاتی ہے۔ اور کان کے امراض، اندرونی جھلی کی سوزش وغیرہ پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس کے برعکس ماں کا دودھ صرف اسی صورت میں بچے کو ملتا ہے۔ جب وہ خود چوسنے کی سعی کرتا ہے اور درمیانی وقفے میں دودھ کی غیر مطلوبہ زائد مقدار اسکے نرخرے میں داخل نہیں ہو پاتی۔

اسی طرح بوتل کا دودھ پینے والے بچوں کے تالو اور سامنے والے دانتوں کی ساخت اور بناوٹ بھی متاثر ہوتی ہے

آخر پر ماں اور بچے کے باہمی نفسیاتی رابطہ اور جذباتی لگاؤ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ بچے کی آنکھوں کے پٹھے، اعصاب اور عضلات چونکہ طاقتور نہیں ہوتے۔ اس لئے اسکی آنکھ ایک یا ڈیڑھ فٹ سے دور چیزوں کو اچھی طرح نہیں دیکھ پاتی۔ ماں جب اپنا دودھ پلاتی ہے تو اس کا چہرہ اور اسکی آنکھیں بچے کے دائرہ بصارت کے اندر ہوتے ہیں اور وہ اپنی ماں کے چہرے پہ ممتا بھرے جذبات کو دیکھ سکتا ہے۔ اس سے بچے کو ایک غیر محسوس طریق پر نفسیاتی سکون اطمینان اور احساس تحفظ ملتا ہے۔ اور ماں اور بچے کے درمیان جذباتی لگاؤ مضبوط سے مضبوط تر ہوتا جاتا ہے۔

محمد صدیق شاہد گورداسپوری

محترم ڈاکٹر عمر الدین سدھو صاحب

محترم ڈاکٹر عمر الدین صاحب سدھو جو احمدیت کے ایک دیرینہ اور مخلص خادم تھے مورخہ ۸ جولائی ۱۹۹۰ء کو اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔

محترم ڈاکٹر صاحب سے خاکسار کا تعارف ۱۹۶۴ء میں ہوا۔ جب کہ آپ میو ہسپتال میں بطور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ فرائض سرانجام دے رہے تھے۔

خاکسار کی بچی بیمار تھی۔ جلسہ سالانہ پر آپ تشریف لائے تو مکرم مولوی محمد دین صاحب شاہد کے ذریعہ آپ سے تعارف حاصل ہوا۔ آپ خاکسار کے گھر تشریف لائے بچی کو دیکھا اور اسے میو ہسپتال لانے کے لئے کہا۔ چنانچہ خاکسار بچی کو وہاں لے گیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر صاحب نے جس ہمدردی۔ پیار اور محبت کا مظاہرہ کرتے ہوئے باوجود اپنی گوناگوں مصروفیات کے خاکسار کی بچی کے علاج کے سلسلہ میں مدد فرمائی اس کا اثر اب تک میرے ذہن میں نقش ہے۔ آپ خود میرے ساتھ مختلف ڈاکٹرز کے پاس تشریف لے جاتے یا انہیں فون کر دیتے کہ یہ مریضہ میری اپنی ہے۔ اس کو توجہ سے دیکھا جائے یہ سلسلہ ایک ہفتہ تک جاری رہا اور آپ نے ہر ممکن طریق سے بچی کے علاج میں مدد فرمائی۔ آپ کے دفتر کے ملازمین بھی حیران تھے کہ آپ باوجود اتنے بڑے اہم عہدہ کے کس طرح خاکسار کے ساتھ خود ڈاکٹرز کے پاس تشریف لے جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ اس لئے تھا کہ آپ کے دل میں مربیان سلسلہ کی بہت قدر و منزلت تھی اور خاکسار بھی جماعت کا ادنیٰ ترین خادم تھا۔ اور دعوت الی اللہ کے بعد سیرالیون سے واپس آیا تھا۔

پھر آپ جب نصرت جہاں سکیم کے تحت اکتوبر ۱۹۷۹ء میں سیرالیون تشریف لے گئے تو خاکسار اس وقت وہاں امیر اور مربی انچارج کے فرائض سرانجام دے رہا تھا۔ وہاں آپ کو اور بھی قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ اور آپ کو روکو پر کلینک کا انچارج مقرر کیا گیا جو فری ٹاؤن (ملک کے دارلحکومت) سے قریباً ۱۵۰ میل شمال میں تھا۔ خاکسار آپ کو اور آپ کی بیٹی محترمہ مقبول بیگم صاحبہ کو ساتھ لے کر بذریعہ کار روکو پر گیا تاکہ آپ کو ہسپتال کا چارج دلوایا جائے۔

جب ہم ابھی ایک میل گاؤں سے دور تھے تو دیکھا کہ گاؤں کے لوگ ڈھول وغیرہ لے کر وہاں کھڑے ہیں

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گھر میں سبزیاں اگائیے

ہم سب جانتے ہیں بلکہ گھریلو مالکہ تو مردوں سے بھی زیادہ جانتی ہے کہ مہنگائی کا کیسا دور ہے اور تو اور سبزیاں بھی اتنی مہنگی ہو گئی ہیں کہ انہیں دیکھنے کو جی چاہتا ہے۔ لیکن خریدنے کی ہمت نہیں پڑتی۔ اگرچہ ہمت کر کے ان میں سے کچھ نہ کچھ خریدنا ہی پڑتا ہے۔ آخر زندہ رہنے کیلئے یہ بھی تو ایک اہم چیز ہے ہماری خوراک کا۔ ماہرین زراعت کہتے ہیں۔ سبزیاں گھروں میں بھی اگائی جاسکتی ہیں۔ تھوڑی سی بھی جگہ ہو تو وہاں سبزی لگائی جاسکتی ہے۔ لیکن بہت سے لوگ ایسے بھی تو ہیں جن کے گھروں میں کوئی جگہ ہی نہیں ہے۔ کوئی صحن نہیں ہے اور اسی لئے گھر کا کوئی ایسا حصہ نہیں ہے۔ جہاں پر سبزیاں لگائی جاسکیں ایسے لوگوں کے متعلق ماہرین کا خیال ہے کہ وہ کسی ڈبے میں چاہے ٹین کا ہو یا لکڑی کا یا بوری میں مٹی ڈال کر سبزیاں لگا سکتے ہیں اور سبزیاں لگانے کے لئے جن باتوں کی طرف وہ توجہ دلاتے ہیں۔ ان میں سے پہلی بات تو یہ ہے کہ مٹی بھربھری ہونی چاہیئے۔ کھاد ملی مٹی کو اچھی طرح دونوں ہاتھوں سے رگڑ کر ٹین میں یا ڈبے میں یا بوری میں ڈالنا چاہیئے۔ یاد رکھنے والی بات یہ ہے کہ سبزیاں سردیوں کی بھی ہوتی ہیں اور گرمیوں کی بھی۔ اسلئے جو سبزیاں سردیوں کے موسم میں ہوتی ہیں وہ سردیوں میں لگائیں اور جو گرمیوں کے موسم میں ہوتی ہیں وہی گرمیوں کے موسم میں لگائیں۔ ایسا نہ ہو کہ گرمیوں کی سبزیوں کے بیج سردیوں میں لگا دیئے جائیں اور سردیوں کے بیج گرمیوں کے موسم میں لگا دئے جائیں۔ بہرحال جو بات قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ انہیں اتنا زیادہ پانی نہ دیا جائے کہ دلدل بن جائے اور اس میں بیج اُگ ہی نہ سکے اور اگر پہلے اُگ چکا ہو تو اسکی جڑیں گل جائیں۔

تھوڑی سی محنت تو کرنی پڑتی ہے۔ لیکن یہ ایک چھوٹی سی بات ہے اگر تھوڑی سی محنت کر لی جائے تو گھر کی سبزیاں کھانے کا جو مزہ ہے۔ وہ بازار کی سبزیوں سے نہ صرف مختلف بلکہ بہت بہتر ہوگا۔

یہ ساری بات تو تھی محنت کی لیکن اس سلسلے میں ایک اور بات بھی ہے۔ جو محنت تو نہیں لیکن اس کا خیال رکھنا ازحد ضروری ہے۔ وہ یہ ہے کہ بیج بہت اچھا ہونا چاہیئے۔ جاندار

باقی صـ پر

بقیہ: صـ ۵ سے آگے

چنانچہ وہاں کار سے اتر کر ایک جلوس کی شکل میں ہم گاؤں میں داخل ہوئے لوگوں نے ڈاکٹر صاحب کی آمد پر بہت خوشی منائی۔ ڈاکٹر صاحب اس عزت افزائی کو دیکھ کر بہت متاثر ہوئے اور خوشی اور مسرت کا اظہار فرمایا کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے اتنے دور افتادہ ملک میں بھی حضرت بانی سلسلہ کے متبعین کے گروہ کو بڑھایا ہے اور وہ لوگ احمدیت کے خادموں کو کس طرح عزت اور احترام کرتے ہیں۔

محترم ڈاکٹر صاحب نے جولائی ۱۹۸۰ء تک وہاں کام کیا۔ اس دوران خاکسار کو متعدد بار روکو پر جانا پڑا۔ میں نے دیکھا کہ لوگ ڈاکٹر صاحب کی نیکی تقویٰ۔ حسن خلق۔ مہمان نوازی اور ہمدردی خلق کے جذبہ سے بہت متاثر ہیں اور آپ کی تعریف میں رطب اللسان ہیں آپ یقیناً بنی نوع انسان کے لئے ایک نفع رساں وجود تھے۔ باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو دینی اور دنیاوی لحاظ سے اہم مقام عطا فرمایا تھا آپ عاجزی اور انکساری کے پیکر تھے۔ اور امام جماعت کے ہر حکم کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری اپنا فرض سمجھتے تھے۔ روکوپر کلینک کو ترقی دینے اور کامیابی سے چلانے میں آپ نے کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ باوجود ضعیف العمری کے پوری محنت اور جانفشانی سے خدمات سرانجام دیتے رہے۔

سیرالیون سے آپ کا تبادلہ گیمبیا ہو گیا۔ وہاں چند ماہ خدمات سرانجام دینے کے بعد آپ مرکز ربوہ میں تشریف لے آئے جہاں آپ کو فضل عمر ہسپتال میں پہلے بطور ڈاکٹر اور پھر بطور ایڈمنسٹریٹر گرانقدر خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت کرے اور جنت میں آپ کے درجات بلند فرمائے۔

کس نے کیا کہا

اچھی بات تو جہاں سے بھی ملے لے لینی چاہیئے۔ واصف ناگی نے روزنامہ جنگ کے لئے پروفیسر عبدالرحمان صاحب قریشی پرنسپل ایچیسن کالج سے انٹرویو کیا اور اس میں بتایا کہ محترم پروفیسر صاحب پاکستان ایئر فورس کالج کے پہلے مسلمان پاکستانی اور سویلین پرنسپل رہے ہیں۔ درس و تدریس کے شعبہ سے پچھلے چالیس برسوں سے وابستہ ہیں۔ اور پروفیسر صاحب نے اپنے متعلق خود یہ بتایا۔ کہ میں ۱۹۴۷ء میں ٹیچنگ پروفیشن میں آیا۔ ۱۹۵۳ء میں لارنس کالج گھوڑا گلی

۱۹۵۳ء میں لارنس کالج گھوڑا گلی کو جائن کیا اور ۱۹۵۷ء میں ہیڈ آف دی سائنس ڈیپارٹمنٹ پی۔ اے۔ ایف۔ کالج سرگودھا میں سلیکٹ ہو کر چلا گیا۔ اس سے قبل لارنس کالج گھوڑا گلی میں بھی ہیڈ آف دی سائنس ڈیپارٹمنٹ رہا۔ ۱۹ جون ۱۹۶۶ء کو پی اے ایف کالج سرگودھا کا پہلا پاکستانی اور مسلمان پرنسپل مقرر ہوا۔ ایچی سن کالج کا پرنسپل مقرر ہونے تک وہاں پر تقریباً اٹھارہ برس پرنسپل رہا۔ اب گذشتہ دس برس سے ایچی سن کالج کا پرنسپل ہوں۔

آپ نے مزید کہا مجھے پینتالیس برس ہو گئے ہیں درس و تدریس کے شعبے سے وابستہ ہوئے۔ آپ جو میرے سامنے بیٹھے ہیں آپ دو طالب علموں کی اتنی عمر نہیں جتنا میرا تجربہ ہے۔ میں نے یہ دیکھا ہے کہ لوگ کسی کے تجربے سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ خصوصاً طالب علم اور نوجوان نسل ہم بزرگوں کے تجربہ سے فائدہ اٹھانے کی بجائے خود تجربہ کرنا چاہتی ہے۔ اور جب تک اسے خود چوٹ نہ لگے وہ سیکھ نہیں سکتے۔

جب قریشی صاحب سے پوچھا گیا کہ آج کے طالب علم کا اپنے استاد سے پاس گہرا تعلق اور رابطہ ہے یا نہیں اور کیوں؟ تو آپ نے فرمایا رابطہ استاد اور طالب علم دونوں میں ہے لیکن اتنا گہرا نہیں۔ دونوں اپنی اپنی ذمہ داریوں سے دامن بچا رہے ہیں۔ طالب علم اپنا قصور والدین اپنی غلطی اور اساتذہ اپنی کوتاہی ماننے کو تیار نہیں۔ تینوں اپنی اپنی جگہ قصوروار ہیں۔ استاد بہت مصروف، والدین پیسہ کمانے کے چکر میں۔ طالبعلم کے پاس بے شمار تفریحی مواقع ہیں۔ پھر اکثر طالب علم گھر سے ناراض رہتے ہیں۔ انہیں کبھی استاد بلا کر نہیں پوچھتے کہ بیٹا تم پڑھتے نہیں تو اسکی کیا وجہ ہے؟ والدین کی اکثریت کو یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ ان کا بچہ سکول کے کس سیکشن میں پڑھ رہا ہے۔ آبادی کے اضافے کی وجہ سے مسائل بڑھ رہے ہیں۔ کلاس میں چالیس کی بجائے سو سو ڈیڑھ ڈیڑھ سو بچے آ گئے ہیں۔ میرے پاس نہیں۔

چونکہ آپ بیرون ملک بھی تعلیم حاصل کرتے رہے ہیں۔ آپ سے پوچھا گیا کہ باہر کے لوگوں میں آپ کو کیا بات اچھی لگی تو آپ نے کہا میں انگلستان پڑھنے کے لئے گیا تھا۔ امریکہ بھی دو مرتبہ گیا۔ مجھے باہر کے ممالک میں انگلستان اچھا لگا۔ امریکہ میں ہر چیز اپنے بڑے ہونے کی وجہ سے متاثر کرتی ہے۔ انگلستان کے لوگوں میں یہ بات پسند آئی کہ وہ لکھنے پڑھنے کے شوقین ہیں۔ وہاں لائبریریاں رات ایک بجے تک کھلی رہتی ہیں اور طالب علم پڑھتے نظر آتے ہیں۔ ہمارے تو لائبریریاں بڑی حد تک شام تک کھلی رہتی ہیں۔

بقیہ: صـ ۴ سے آگے

روکا جاسکے۔ اس سے کسی شخص کے زخمی ہونے کی اطلاع نہیں ملی۔ لیکن بہرحال اگر اسرائیل ہی نے اطلاعات دینی ہیں تو وہ اپنے اس فعل کے نتیجہ میں کیوں بتائیں گے کہ کوئی زخمی ہوا ہے یا نہیں۔ جس لڑکی کے قتل کے بعد فوج نے پابندیاں عائد کی ہیں۔ اس کے قتل کے سلسلے میں ایک شخص کو گرفتار کیا جا چکا ہے نئی پابندیاں جو عائد کی گئی ہیں۔ ان میں ہر کارکن کے لئے ۲۵ سال کی عمر کا ہونا ضروری ہے اور ان کے اسرائیل میں داخل ہونے کے لئے اس شخص کا ساتھ ہونا لازمی ہے۔ جس اسرائیلی نے ان سے کام لینا ہے۔ اس پٹی میں پچاس ہزار فلسطینی رہتے ہیں۔ اور اس پٹی کو اسرائیل نے ۱۹۶۶ء میں اپنے ساتھ جنگ کے ذریعے ملا لیا تھا۔

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

پتہ درکار ہے: مکرمہ سردار بیگم صاحبہ زوجہ عبدالحمید صاحب وصیت نمبر ۱۳۷۷۱ سابقہ پتہ دارالصدر شمالی اور نومبر ۸۳ء کا پتہ مکان نمبر ۲۳ بیت الرضا کالونی نزد طبیہ کالج ملتان روڈ کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔

○ محترمہ سائراں بیگم صاحبہ زوجہ مکرم ملک بشیر احمد صاحب قوم ککے زئی افغان ساکن چک نمبر ۶۶/جی ڈی ضلع ساہیوال۔

○ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ بنت مکرم بابو سراج دین صاحب قوم شیخ ساکن قادیان کا موجودہ ایڈریس درکار ہے

...... اگر موصیات خود یہ اعلان پڑھیں۔ یا کسی اور دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم چوہدری عرفان احمد صاحب کارکن وقفِ جدید کو مورخہ ۱۱ جون ۹۲ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت بچے کا نام "سائر احمد" عطا فرمایا ہے۔

○ مکرم محمد صالح صاحب زاہد مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۹ جون کو بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود تحریکِ وقفِ نو میں شامل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام "محمد دانیال" تجویز فرمایا ہے۔ احباب ان سب بچوں کے لئے دعا کریں۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے [illegible]یں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۴۷۳ I SYAMSUDIN SA'AD ولد S/O SA'AD پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۷۳ء ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴-۱۲-۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان برقبہ ۵۵ مربع میٹر مالیتی ۱۰,۰۰۰,۰۰۰/- RP (۲) زمین برقبہ ۱۰۰ مربع میٹر مالیتی ۱,۵۰۰,۰۰۰/- RP (۳) رنگین ٹی وی سیٹ مالیتی ۲۵۰,۰۰۰/- RP۔ کل جائیداد مالیتی ۱۱,۷۵۰,۰۰۰/- RP۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۳۶,۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد SYAMSUDIN انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱ خیر الدین BARUS انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۲ MANTA AHMAD SUMAWIJAYA ساکن انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۸۴۷۴ I MRS. SUMARNI W/O DRS. M. AYUB پیشہ ٹیچر عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳-۸-۱۹۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی انگوٹھی وزنی ۵ گرام مالیتی ۱۲۰,۰۰۰/- RP (۲) طلائی انگوٹھی وزنی ۵ گرام مالیتی ۱۲۰,۰۰۰/- RP بصورت حق مہر ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۰,۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ MRS. SUMARNI W/O DRS. M. AYUB انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱ ڈی عبدالغنی انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۲ DRS. M. AYUB خاوند موصیہ انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۸۴۷۵ I DAFNI RASJID S/O ABDUL MOEIS پیشہ ٹیچر عمر ۳۶ سال بیعت ۱۹۷۶ء ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۱-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) مکان برقبہ ۱۰۰ مربع میٹر مالیتی ۱۰,۰۰۰,۰۰۰/- RP (۲) زمین برقبہ ۱۸۰ مربع میٹر مالیتی ۱,۸۰۰,۰۰۰/- RP۔ کل جائیداد ۱۱,۸۰۰,۰۰۰/- RP۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰,۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد DAFNI RAJID انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱ ENNY FAUZIAH انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۲ DR. AHMAD QUYUM WENDY انڈونیشیا۔

> نری باتیں کام نہ آئیں گی۔ پس چاہئے کہ انسان پہلے اپنے آپ کو دکھ پہنچائے تا خدا تعالیٰ کو راضی کرے۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی عمر بڑھا دے گا۔ اللہ تعالیٰ کے وعدوں میں تخلف نہیں ہوتا۔
>
> حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

○

پا ہی لیتے جو منزلوں کا شعور
ہم بھی دنیا بدل گئے ہوتے

ٹھوکریں کھا کے سنگِ راہ بنے
چوٹ لگتی سنبھل گئے ہوتے

آنکھ اٹھنے کی دیر تھی ورنہ
تیر ہر سمت چل گئے ہوتے

جان لیتے جو قہقہوں کا سرور
پہلو غم سے بدل گئے ہوتے

گھر ضیا موم کا اگر رکھتے
آج ہم بھی پگھل گئے ہوتے

فرحت ضیا

بقیہ: ص ۶ سے آگے

بیج کیونکہ مٹی اچھی ہو پانی دیا جائے دیکھ بھال کی جائے۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود اگر بیج اچھا نہ ہو تو یا تو سبزی اُگے گی ہی نہیں۔ یا اُگے گی تو زیادہ نہیں ہوگی۔ بہت تھوڑی ہوگی۔ اور مریل ہوگی۔ اسلئے یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ بیج بہت اچھا ہو تو آپ کی سبزیاں بھی اچھی ہوں گی۔

بقیہ: ص ۳ سے آگے

ساتھ نہیں چلنا چاہیئے بلکہ اگر مخصوص عملے کے سوا کوئی اور شخص میرے ساتھ آرہا ہو تو انہیں چاہیئے کہ اسے الگ کر کے سمجھا دیں کہ اس کا اس طرح میرے ساتھ جانا منع ہے۔ اور پرائیویٹ سیکرٹری کو چاہیئے کہ وہ میرے ساتھ آنے والے مخصوص عملہ پر مخصوص لیبل لگا دیں تاکہ ان کے علاوہ اگر کوئی اور شخص میرے ساتھ آرہا ہو تو کارکن اس کو ہٹا سکیں۔

(فرمودہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل آصف نواز نے کہا ہے کہ لوگ ایم کیو ایم سے تنگ آچکے تھے۔ انہوں نے کہا کہ آخر اس بات کا کیا جواز ہے کہ پورے شہر میں لوہے کی دیواریں کھڑی کر دی جائیں غریبوں سے بھتہ وصول کیا جائے اور لوگوں کو ٹارچر سیلوں میں باندھ کر رکھا جائے۔ بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایم کیو ایم کے اندرونی اختلافات اس خونریز تصادم کا سبب بنے جو چند روز قبل کراچی میں ہوا۔ فوج نے جو کارروائی کی ہے عرصہ دراز سے اس کا انتظار تھا۔ انہوں نے اس الزام کی تردید کی کہ فوج ایم کیو ایم کو کچلنا چاہتی ہے۔

○ کراچی میں ایم کیو ایم کے ایک اعلیٰ عہدیدار سمیت ڈیڑھ درجن سے زائد لیڈروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ مزید گرفتاریوں کے لئے چھاپے مارے جا رہے ہیں۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ کراچی کے عوام نے احتجاجی مظاہروں کے لئے الطاف حسین کی اپیل مسترد کر دی۔ اب تک کراچی میں سات عقوبت خانے دریافت کئے جا چکے ہیں۔ جہاں ایم کیو ایم کے اراکین اپنے مخالفوں کو اذیتیں دیا کرتے تھے۔

○ سندھ کے بعض اراکین اسمبلی اور وزراء کو پوچھ گچھ کے لئے حراست میں لے لیا گیا ہے اس کے علاوہ متعدد اراکین اسمبلی اور وزیروں کو بیرون ملک سفر سے روک دیا گیا ہے۔

○ سینیٹ میں حزب اختلاف کے قائد یحیٰی بختیار نے سندھ میں فوج کو آرٹیکل ۲۴۵ کے تحت اختیارات دینے کی تجویز پیش کر دی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ محترمہ بے نظیر بھٹو کے دور میں صدر اس تجویز کے حامی تھے لیکن اب شاید انہوں نے اپنی رائے بدل لی ہے۔

○ فوج نے سندھ کے تمام زمینی اور دریائی راستوں پر کنٹرول حاصل کر لیا ہے۔ ڈاکوؤں کی تمام پناہ گاہوں کا محاصرہ کر لیا گیا ہے۔ اب قومی شاہراہ سمیت تمام راستے سفر کے لئے محفوظ تصور کئے جا رہے ہیں۔

○ امیر جماعت اسلامی نے سوال کیا ہے کہ جب کراچی میں عقوبت خانے چلائے جا رہے تھے تو کیا وزیر داخلہ اور دوسرے حکام کو اس کا علم نہیں تھا۔

○ لیبیا نے الذوالفقار کے دو ہائی جیکر پاکستان کے حوالے کر دیئے ہیں۔

○ بلوچ رہنما میر خیر بخش مری اور عطاء اللہ مینگل نے کہا ہے کہ ہم پنجاب کو بڑے بھائی کی حیثیت سے قبول کریں گے لیکن غلام بن کر نہیں رہیں گے۔

○ خان عبدالولی خان نے کوئٹہ میں کہا ہے کہ میں نواب مری سے ملنے آیا ہوں۔ تاکہ ہم پھر اکٹھے ہو سکیں۔ انہوں نے کہا کہ اب ہمارا دور ہے۔

○ پانی و بجلی کے وزیر مملکت راجہ نادر پرویز نے کہا ہے کہ اگر کالا باغ ڈیم پر اے این پی کے وزیروں کو اتنا اعتراض ہے تو وہ استعفےٰ دے دیں

○ ایم کیو ایم کے قائد نے از خود بی بی سی سے رابطہ کر کے بیان دیا ہے کہ فوج میری تنظیم کو ختم کرنے کے لئے اقدامات کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ٹارچر سیل میرے ذاتی علم میں نہیں ہیں یہ انہی لوگوں نے قائم کئے ہیں جو انہیں کھول کر دکھا رہے ہیں۔ بی بی سی نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ سکتا ہے کہ ایم کیو ایم سخت مشکلات سے دوچار ہے۔

○ نیویارک کے ایک ہوٹل میں ایم کیو ایم کے دو گروہوں کے افراد آپس میں لڑ پڑے

○ صدر مملکت کے نام اپنے ایک پیغام میں ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے کہا ہے کہ ہم اپنے فیصلے بدل بھی سکتے ہیں۔

○ ایم کیو ایم کے اراکین اسمبلی کی بڑی تعداد نے وزیر اعلیٰ سید مظفر شاہ کی حمایت جاری رکھنے کا اشارہ دے دیا ہے۔

○ ایم کیو ایم کے سینیئر وائس چیئرمین اور رکن قومی اسمبلی مسٹر سلیم شہزاد کراچی سے فرار ہو گئے ہیں۔ بی بی سی کا کہنا ہے کہ عزیز آباد کے بیشتر گیٹ اب بھی بند ہیں۔ سرکاری ترجمان کا یہ دعویٰ غلط ہے کہ عزیز آباد کے تمام گیٹ کھول دیئے گئے ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ سندھ کے مشیر عرفان اللہ مروت اپنے اہل خانہ سمیت فرانس روانہ ہو گئے ہیں۔ جہاں سے وہ لندن جائیں گے۔

مکان کرائے کیلئے خالی ہے

ایک مکان یکم جولائی سے کرائے کیلئے خالی ہو رہا ہے۔ سوئی گیس بجلی اور پانی کی سہولت میسر ہے۔ خواہش مند حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ کریں۔

سردار کرامت اللہ ۳۴/۲۱ دارالرحمت شرقی۔ ریلوے روڈ۔ ربوہ

بچّوں کیلئے خاص دوائیں

اکسیر نونہال (شربت) پیٹ کی صفائی۔ ازالہ قبض اور معدہ و جگر کی اصلاح کے لئے بہت مفید ہے۔

جنم گھٹی نوزائیدہ بچوں کے پیٹ کی صفائی کے لئے۔

چونڈی دانت نکالنے کے زمانہ میں اور موسم گرما میں استعمال کے لئے۔

حب مسان سوکھا پن۔ لاغری اور دستوں میں مفید ہے۔

اطبّاء اور سٹاکسٹ کے لئے مال دستیاب ہے۔

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گول بازار۔ ربوہ

TRAVELLING TO LONDON

TROUBLE FREE ARRANGEMENTS, GROUP TRAVEL FACILITIES, AND INDIVIDUAL CARE. WE DON'T CLAIM! WE HAVE DONE IT BEFORE. WE ARE DOING IT AGAIN. FOR DETAILS & BOOKING CONTACT: MR. LATIF-UR-REHMAN BY 10th JULY 92.

ROOMI TRAVELS (PVT.) LIMITED

6, 7 HOTEL MID EAST, DR, DAUD POTA ROAD, CANTT STATION KARACHI 75530

PHONES: 515161- 515209- 521377- 529624

IATA — GOVT. LICENCE NO. 1329

زرعی زمین برائے فروخت

ضلع لیہ چوک منڈا کے قریب چک نمبر ۶۲۸ میں ۱۶ ایکڑ ۴ کنال زرخیز زمین نہری پانی وغیرہ۔ فوری طور پر فروخت کی جا رہی ہے۔ خواہش مند احباب درج ذیل ایڈریس پر رابطہ کریں۔

محمود احمد چیمہ۔ کوارٹر ۸۲ تحریک جدید ربوہ

فون نمبر ——— ۹۳۴

جرمن ہومیوپیتھک ادویات

مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بایوکیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں، اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔

کیور ٹو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) (ڈاکٹر راجہ ہومیو) ربوہ فون: ۶۰۶ / ۷۷۱